Regd No. L. 5256

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ ۔ الفضل لاہور

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

بدھ ۔ پنجشنبہ

فی پرچہ ۱؎

۶ شعبان ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | یکم ہجرت ۱۳۳۱ ہش | یکم مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۰۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ اپریل (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بخار اور نزلہ کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۳۰ اپریل ۔ آج ۸½ بجے صبح جناب ڈاکٹر محمد بشیر صاحب نے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا موتیا بند کا اپریشن کامیابی کے ساتھ کیا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ بینائی عطا فرمائے

حکومت سندھ نے وسیع پیمانے پر اناج خریدنے کی مہم شروع کردی

صوبائی حکومت اب تک ایک لاکھ ۱۸ ہزار ٹن چاول اور ۴½ ہزار ٹن گیہوں خرید چکی ہے

حیدرآباد ۳۰ اپریل ۔ صوبے کی آئندہ غذائی صورت حال پر قابو پانے اور غلے کا خاطر خواہ ذخیرہ رکھنے کے لئے حکومت سندھ نے وسیع پیمانے پر اناج خریدنے کی مہم شروع کردی ہے۔ کارپردازان حکومت اس سلسلے میں انتہائی تندہی سے مصروف عمل ہیں۔ حیدرآباد کے مستند اطلاعات مظہر ہیں کہ صوبائی حکومت اب تک ایک لاکھ ۱۸ ہزار ٹن چاول اور ۴½ ہزار ٹن گیہوں خرید چکی ہے۔ اناج کی فراہمی کو تیز تر کرنے کے لئے حکومت سندھ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ ماہ مئی میں غلہ بیچنے والوں کو زیادہ سے زیادہ نرخ دیا جائے گا اور جون میں فراہم کرنے والوں کو ۴ آنے فی من کے حساب سے زائد قیمت ادا کی جائے گی۔ یاد رہے کہ حکومت پنجاب نے بھی غلہ خریدنے کی مہم شروع کر دی ہے۔

مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے سلسلے میں مزید تاخیر ناقابل برداشت ہے

آزاد کشمیر کے صدر میر واعظ یوسف کا بیان

مظفرآباد ۳۰ اپریل ۔ آزاد کشمیر کے صدر میر واعظ محمد یوسف نے آج ایک بیان دیتے ہوئے سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ مسئلہ کشمیر کی اہمیت کے پیش نظر جلد از جلد اس گتھی کو سلجھانے کی کوشش کرے۔ اور اپنا فیصلہ حکومت بھارت سے منوالے۔ میر واعظ نے مزید کہا کہ سلامتی کونسل کو یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ اب مصالحت کے تمام امکانات ختم ہو چکے ہیں۔ حکومت بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے سرحد کے دونوں طرف فوجوں کی تعداد ریاست کو فوجوں سے خالی کرانے اور ناظم استصواب کے تقرر کی تواریخ کے تعیین کا مسئلہ ابھی تک حل طلب ہے۔ نیز اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے کہ ہندوستان واقعی نیک نیتی سے استصواب کرانا چاہتا ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ وہ اقوام متحدہ کی جملہ تجاویز کو قبول کر چکا ہے۔ لیکن بھارت اس مسئلہ کو مزید الجھانے کی کوشش کر رہا ہے۔

آزاد کشمیر کے صدر نے سلامتی کونسل پر الزام لگایا کہ وہ کشمیر کے معاملے میں انصاف کرنے کی بجائے بھارت کو خوش رکھنا زیادہ ضروری سمجھتی ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ سلامتی کونسل کی سست روی اہالیان کشمیر کے لئے انتہائی پریشان کن ہے ؎ کشمیری عوام کے لئے یہ مسئلہ زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ اور پاکستان کے لئے یہ سلامتی اور بقا کا سوال ہے۔ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں مزید تاخیر ناقابل برداشت ہے ؛

امریکہ میں فولاد کے تمام کارخانے بند ہوگئے

فولاد کی صنعت میں کام کرنے والے جملہ مزدوروں نے ہڑتال کردی

واشنگٹن ۳۰ اپریل ۔ امریکہ کی صنعت فولاد کے جملہ مزدوروں نے آج سے مکمل ہڑتال کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے فولاد کے تمام کارخانے بند کرنے پڑے۔ ہڑتال کی وجہ واشنگٹن کی عدالت کا ایک فیصلہ ہے جو مزدوروں کے مفاد کے خلاف بتایا جاتا ہے۔ متذکرہ عدالت کا فیصلہ جب منظر عام پر آیا تو مزدوروں کی انجمن کے صدر فلپ مرے نے صنعت فولاد میں کام کرنے والے تمام مزدوروں کے نام ایک پیغام جاری کیا۔ جس میں مکمل ہڑتال کر دینے کی ہدایت کی گئی تھی۔ چنانچہ اسی ہدایت نامے کے مطابق ۶۰ ہزار مزدوروں نے کارخانوں میں کام کرنا بند کر دیا ؛

مزدوروں کی طرف سے جو پوسٹر شائع کئے گئے ہیں۔ ان میں کہا گیا ہے کہ ہڑتال کی تمام تر ذمہ داری کارخانہ داروں پر ہے۔ اور یہ بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ہڑتال اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک کہ مزدوروں کی تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ نہ کیا جائے۔ کارخانوں کے بند ہو جانے کی وجہ سے امریکہ نے برطانیہ کو فولاد کی سپلائی بند کر دی ہے۔ نیز امریکہ نے گزشتہ معاہدے کی رو سے جو ۱۱ لاکھ ٹن فولاد برطانیہ کو دینا کیا تھا۔ اس کے متعلق بھی تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے ؛

صحافیان لاہور کا نمائندہ اجتماع

حکومت سرحد کے مجوزہ اقدام کے خلاف پرزور احتجاج

لاہور ۳۰ اپریل ۔ حکومت سرحد پاکستان ٹائمز کے چیف رپورٹر افتخار احمد کے خلاف کارروائی کرنے کا جو ارادہ رکھتی ہے۔ اس کے خلاف پُرزور احتجاج کرنے کے لئے آج شام وائی ۔ ایم ۔ سی ۔ اے ہال میں صحافیان لاہور کا ایک نمائندہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں کارکن صحافیوں کے علاوہ اخبارات کے ایڈیٹر اور منیجنگ ڈائرکٹر صاحبان نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی

(باقی ص۸ پر)

پنجاب اسمبلی میں زرعی انکم ٹیکس کے

ترمیمی مسودہ قانون پر بحث

لاہور ۳۰ اپریل ۔ آج پنجاب اسمبلی میں زرعی انکم ٹیکس کے ترمیمی مسودہ قانون پر بحث جاری رہی یہ بل پنجاب کے زرعی انکم ٹیکس ایکٹ معدودہ ۱۹۵۱ء میں ترمیم کرنے کی غرض سے پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ زرعی اصلاحات کے نفاذ کی وجہ سے مالکان اراضی کے بٹائی کے حصہ میں جو تخفیف ہوئی ہے۔ انکم ٹیکس کی شرح میں اس کے مطابق مناسب رد و بدل کیا جا سکے۔ اس بل کی رو سے انکم ٹیکس کی موجودہ شرح کم کر دی جائے گی اور اس طرح نئی اصلاحات کی وجہ سے زمیندار طبقہ کو جو نقصان پہنچے گا۔ اس میں سے ۲۲ لاکھ روپے کی تلافی ہو سکے گی

زرعی پیداوار کی قیمتوں میں جو کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے پیش نظر بل میں اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ سال کے سال زرعی انکم ٹیکس کی شرح پر نظر ثانی کی جا سکے۔ لیکن شرح میں رد و بدل کے لئے ہر سال قرارداد کے ذریعہ مجلس قانون ساز کی منظوری حاصل کرنی ضروری ہوگی زرعی انکم ٹیکس مالیہ کی رقم پر لگایا جائے گا۔ جن زمینداروں کے مالیہ کی رقم ۲۵۰ روپے سالانہ ہوگی۔ ان سے انکم ٹیکس کے طور پر کوئی رقم نہیں لی جائے گی۔ اس کے بعد ۵۰۰ روپے تک انکم ٹیکس کی شرح مالیہ اراضی کا ایک چوتھائی ہوگی اس طرح ۷۵۰ روپے تک مالیہ کا نصف ایک ہزار روپے تک مالیہ اراضی کا تین چوتھائی دو ہزار روپے تک مالیہ اراضی کے مساوی۔ تین ہزار روپے تک مالیہ اراضی سے ڈیڑھ گنا ۵ ہزار روپے تک مالیہ اراضی سے دو گنا ۸ ہزار روپے تک مالیہ اراضی سے تین گنا دس ہزار روپے تک مالیہ اراضی سے چار گنا اور دس ہزار روپے سے اوپر مالیہ اراضی سے پانچ گنا انکم ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

حزب مخالف کی طرف سے ۱۹ ترمیموں کا نوٹس دیا گیا تھا۔ ان میں سے آج تیرہ ترمیموں پر بحث ہوئی جو منظور نہ ہو سکیں۔ اس کے بعد اجلاس بدھ کو صبح نو بجے تک ملتوی کر دیا گیا

کراچی ۳۰ اپریل ۔ پاکستان نے عالمی بنک کی یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ واشنگٹن میں ہندو پاکستان کے ماہروں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ جس میں دریائے سندھ کے پانی سے فائدہ اٹھانے کی تجاویز مرتب کی جائیں۔ چنانچہ پاکستان سے عبدالحمید چیف انجینئر کی سرکردگی میں پانچ ممبروں کا ایک وفد واشنگٹن روانہ ہو گیا ہے۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

"آئینہ کمالاتِ اسلام" و "چشمۂ معرفت"

کے نسخے ابھی ریزرو کرا لیں

خاص رعایت

آئینہ کمالاتِ اسلام جس کا دوسرا نام دافع الوساوس ہے ایک ضخیم کتاب ہے جو ۲۰×۲۶ کاغذ کے سائز پر سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں

ھو نافع جداً للذین یریدون ان یروا حسن الاسلام و یکفون افواہ المخالفین

"یعنی یہ کتاب ان لوگوں کیلئے جو اسلام کا حسن دیکھنا یا دکھانا چاہتے ہیں اور مخالفین اسلام کا منہ بند کرتے ہیں نہایت مفید کتاب ہے۔

اور ایک رؤیا میں اللہ تعالےٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضور اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ "آپ کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالاتِ اسلام ہے۔۔۔۔ اور آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک اس مقالہ پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہ کے کمالات اور صدق وصفا کا بیان ہے اور آپ تبسم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں ھذا لی وھذا لاصحابی یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے اور یہ میرے اصحاب کے لئے اور پھر بعد اس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت منتقل ہوئی اور کشفی حالت پیدا ہو گئی تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس مقام پر جو خدا تعالیٰ کی تعریف ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنی رضا ظاہر کی اور پھر اس کی نسبت یہ الہام ہوا کہ "ھذا الثناء لی" یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۱۵ کا حاشیہ)

یہ عظیم الشان کتاب زیر طبع ہے۔ جو ماہ مئی کے آخر تک تیار ہو جائیگی اس کی قیمت چھ روپیہ ہوگی لیکن جو دوست ۲۰ مئی تک قیمت داخل خزانہ "مد آمد بکڈپو تالیف و تصنیف" کروا دینگے انہیں یہ کتاب پانچ روپیہ میں دیجائیگی

چشمۂ معرفت

چشمۂ معرفت بھی چار سو صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریوں کے قرآن مجید پر تقریباً تمام بڑے بڑے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ شق القمر تعدد ازدواج۔ حوا کا آدم کی پسلی سے پیدا ہونا صفات الٰہیہ پر اعتراضات وغیرہ بیسیوں سوالات کے مفصل جوابات کے علاوہ اسمیں سکھوں کی کتب کے حوالجات سے باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے اور بمقابلہ دیگر ادیان اسلام کے محاسن و فضائل کو بدلائل قاطعہ ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بھی زیر طبع ہے۔ اسکی قیمت چار روپے ہوگی۔ لیکن جو دوست ۳۱ مئی تک اسکی قیمت داخل خزانہ کرا دینگے۔ انہیں یہ کتاب تین روپیہ میں دی جائیگی۔ یہ دونوں کتابیں بوجہ ضخامت و گرانی کاغذ وغیرہ تھوڑی تعداد میں شائع کی جائینگی۔ اسلئے دوستوں کو ابھی سے انکے نسخے ریزرو کروا لینے چاہئیں (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے تاثرات

(مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

جنازہ کے وقت احباب کے آنسو بے ساختہ رواں تھے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز اللہ اکبر نے دل پر ایک ایسی ضرب لگائی کہ وہ تھمتے تھمتے پھر رواں ہو جاتے اور افسردگی اور اداسی سب پر چھائی ہوئی تھی۔ جیسے ایک عزیز ترین شخصیت جدا ہے اس کے جدا نہ ہونے کے لئے ایک عرصہ تک احباب دعائیں کرتے رہے۔ مگر قضاء و قدر کے ساتھ موافقت بھی ایمان کے تقاضوں میں سے ہے حضرت اماں جان کو جب تک چلنے پھرنے کی طاقت رہی سیر کرتے وقت کسی نہ کسی گھر میں اچانک آ جاتیں اور پنجابی کے محبت بھرے لہجہ میں فرماتیں "کڑیو تہاڈا کی حال اے۔ کمرے چھپی ہوئی او۔ باہر آؤ" بعد اس طرح سب مستورات خانہ کو جمع کر لیتیں اور ان کا حال پوچھتیں اور ماؤں کی سی شفقت کا اظہار کرتیں۔

سبھی آپ کو ام المومنین سمجھتے تھے اور آپ خود بھی سمجھتی تھیں کہ میں سب کی ماں ہوں۔ اس مادر شفیق سے آج ہم جدا ہو چکے ہیں۔ اس جدائی کے متعلق بہت سے دوستوں نے خوابیں دیکھی تھیں۔ مگر چونکہ خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ سے نیک امید رکھتے ہوئے یقین کے ساتھ آپ کی صحت کے لئے دعائیں کی جاتی رہیں۔ سب سے عجیب خواب وہ ہے جو ماسٹر علی محمد صاحب بی۔اے بی۔ٹی کی اہلیہ محترمہ نے اس شام کے قریب دیکھا جس کی شب کو آپ نے وفات پائی اور وہ خواب یہ تھا کہ۔ "فرشتے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو لے جا رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کا گلدستہ لئے آپ کا استقبال فرمایا ہے"۔ یہ وہ دن تھا جبکہ آپ کو افاقہ کی علامات ظاہر تھیں دو تین دفعہ آپ نے خود پان بھی طلب کیا اور اسے چبایا بھی۔ خوراک بھی لی اور ایک بچی کے متعلق دریافت بھی فرمایا کہ وہ آگئی ہے یا نہیں اور اسے پاس بلا کر باتیں بھی کیں۔ بخار بھی کم تھا اور ربوہ میں تمام دوست یہ معلوم کر کے خوش تھے کہ حضرت اماں جان کی صحت عود کر رہی ہے۔ ایسے وقت میں مذکورہ بالا خاتون کا یہ خواب دیکھنا بتاتا ہے کہ یہ کسی تخیل کا نتیجہ نہیں تھا۔

اسی طرح اور بہت سے دوستوں کی خوابوں سے آپ کے بہت بڑے مقام کا علم ہوتا ہے آپ کی شخصیت نورانی تھی اور وہ نوروں سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بیماری کے ایام میں جو کوفت افراد خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام رات دن برداشت کرتے رہے اور وفات کے دن اور جنازہ کے وقت جو افسردگی اور خاموشی غم اور وقار ان کے چہروں پر تھا۔ خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی جب کبھی یہ صورت و شکل دیکھنے کا موقعہ ملتا رہا وہ اپنے ساتھ ایک غم بھری کیفیت پیدا کرتا رہا۔ حضور نے ان ایام میں سلسلہ کے کام میں جو ہمت شکن کوفت برداشت کی اور اس کے ساتھ حضرت ام المومنین کا جو بوجھ بھی برداشت کیا وہ خارق عادت ہے۔ اس کی شدت اور گہرائی کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ ہر نظر جو آپ کے چہرہ پر پڑتی ہے وہ غم بھری کیفیت کو تازہ کرنے والا سامان کرتی ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) احباب کرام ازراہ کرم دعا فرماتے رہا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم کے ساتھ مجھے ان غموں اور تکالیف سے جلد از جلد نجات دے جن میں میں اپنی نادانی سے گرفتار ہوں اور میرے گناہ معاف فرما کر میرا انجام بالخیر کرے۔ آمین۔ فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ از کراچی۔ (۲) خاکسار امسال منشی فاضل کا امتحان دے رہا ہے احباب جماعت سے شاندار کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد اسحٰق واقف زندگی کلرک دفتر امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ (۳) خاکسار آجکل شدید پریشانی میں سے گذر رہا ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ یہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ میری کوتاہیوں کو نظر انداز فرماتے ہوئے محض اپنے فضل سے مجھے اس پریشانی سے کلی طور پر بخیر و خوبی نجات عطا فرمائے آمین۔ نیز مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین محمود احمد ضلع (۴) خاکسار مئی میں فائنل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام میری کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ مرزا عبدالرحیم انچارج شفاخانہ ۔۔۔۔ کیمبل پور

(۵) میری نانی جان عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں۔ آجکل ان کی طبیعت خاص طور پر علیل ہے۔ آپ نہایت ہی متقی پرہیزگار اور بزرگ خاتون ہیں۔ احباب کرام اور درویشان دیارِ مسیح سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

محمد انور خاں احمدی محکمہ انکم ٹیکس و سیل ٹیکس لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ یکم مئی ۱۹۵۲ء

امریکہ اور مسئلۂ تیونس

امریکہ نے انجمن اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل کے ایجنڈا میں مسئلہ تیونس کی شمولیت کے متعلق جو رویہ اختیار کیا تھا۔ اس کی مذمت نہ صرف پاکستان بھارت عرب ممالک اور دیگر آزاد خیال ممالک نے کی۔ بلکہ خود امریکہ کے مقتدر سیاسی حلقوں نے بھی اس کو نہایت غیر ذمہ دارانہ اور غیر جمہوری فعل قرار دیا۔ اس عالمگیر احتجاج کا نتیجہ یہ ہوا ہے، کہ اقوام متحدہ میں متعین امریکن وفد نے امریکہ کی وزارت خارجہ سے سفارش کی ہے۔ کہ امریکہ کو تیونس کے بارے میں اپنا رویہ بدل دینا چاہیئے۔

خود امریکہ کے بڑے بڑے لیڈروں۔ اخباروں اور اداروں نے امریکہ کے طرزِ عمل کے خلاف احتجاج کیا اور کہا۔ کہ امریکہ نے یہ رویہ اختیار کر کے اپنے جمہوری اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ جس کی وجہ سے امریکہ دنیا کی نظروں میں حقیر ہو گیا ہے، بعض امریکی لیڈروں نے تو صاف طور پر کہہ دیا۔ کہ امریکہ کا یہ طرزِ عمل ہر انصاف پسند کی نظر میں مذموم ہوگا، کیونکہ اس کا مطلب یہ لیا جائے گا۔ کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کی سامراجی پالیسی کی اندھا دھند حمایت کر رہا ہے۔

امریکی حکومت کا اپنے ملک کی رائے عامہ کے سامنے جھک جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ خود امریکی باشندوں کی نظر میں امریکہ کا یہ فعل اتنا غیر جمہوری اور غیر منصفانہ تھا۔ کہ ان کو اس کے برخلاف اتنے زور سے احتجاج کرنا پڑا۔ کہ وہ موثر ثابت ہو رہا ہے۔

یہ بات واقعی حیرت کن تھی۔ کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کے سامراجی عزائم کی تائید میں اس حد تک اپنے اصولوں کے خلاف طرزِ عمل اختیار کر سکتا ہے۔ جو اس نے مسئلہ تیونس کے ایجنڈا میں شمولیت کے متعلق اختیار کیا۔ برطانیہ اور فرانس مسلمہ طور پر نوآبادیاتی ذہنیت کے پرانے مریض ہیں۔ اور وہ اپنے محکوم و منقاد ممالک کی روح آزادی کو جو نئی دنیا کے تصورات میں عالمگیر حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ ابھی ہر طرح سے دبائے رکھنا چاہتے ہیں۔

بے شک برطانیہ اور فرانس اس وقت امریکہ کے بہترین دوست ہیں۔ مگر ان کی دوستی بے غرضانہ نہیں ہے۔ بلکہ انتہائی خود غرضی پر مبنی ہے۔

اور حقیقت یہ ہے، کہ دنیا کے موجودہ حالات میں یہ دونوں ممالک امریکہ کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ اس کے باوجود ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ خود حفاظتی کے نقطۂ نظر سے برطانیہ اور فرانس کی دوستی اس کے لئے نہایت اہم ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ امریکہ ان کی تائید میں اتنی دور تک نکل جائے کہ جہاں اس کو اپنے جمہوری اصولوں کی اس حد تک قربانی دینا پڑے۔ کہ نہ صرف بعض دوسرے ممالک جن کی دوستی موجودہ حالات میں اس کے مقاصد کے لئے ضروری ہے اس سے بدظن ہو جائیں۔ بلکہ تمام دنیا میں اس کی بدنامی ہو۔

مسئلہ تیونس تو ایک۔ واحد مسئلہ ہے۔ جس نے امریکی بلاک کی ذہنیت کو از سر نو عریاں کر دیا ہے۔ ورنہ جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا۔ اس بلاک کا مشرقی ممالک کے ساتھ جو سلوک مختلف گذشتہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے۔ وہ ایسا ہے۔ کہ اگر اس نے اپنے رویہ پر نظر ثانی نہ کی۔ اور مشرقی ممالک کے بڑھتے ہوئے جذبات آزادی کا ساتھ نہ دیا۔ تو ہمیں ڈر ہے کہ باوجود اپنی مادی طاقت کے وہ جمہوری اصول ایک طویل عرصہ تک کے لئے دنیا سے معدوم ہو جائیں گے، . . . . .

. . . .

. . . . . . جن کی حمایت و حفاظت کے لئے یہ بلاک کھڑا ہوا ہے۔ اس وقت دنیا ایسے دوراہے پر کھڑی ہے۔ کہ اگر نہایت دانشمندی سے کام نہ لیا گیا۔ تو ایسی چوک ہو جانا نہایت قرین قیاس ہے۔ کہ جس کی پھر تلافی نہیں ہو سکے گی۔

پریس کی آزادی

پاکستان کے اخبار نویس حفاظتی قوانین کے خلاف ایک متحدہ اور موثر محاذ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۷ مئی کے شیوع میں تمام روزنامے اسی مضمون پر افتتاحیے لکھیں جہاں تک پریس کی آزادی کا سوال ہے۔ ایک جمہوری ملک میں اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ نہ صرف مغربی جمہوری اصول ہی پریس کی آزادی کے حامی ہیں۔ بلکہ اسلام بھی آزادیٔ رائے کا پورا حق دیتا ہے۔ چنانچہ لا اکراہ فی الدین کا مشہور و معروف نظریہ قرآن پاک ہی نے سب سے پہلے پیش کیا ہے۔ اور عقلاً بھی یہی اصول درست ثابت ہوتا ہے۔ کہ اظہار رائے پر پابندیاں نہیں ہونی چاہئیں۔ ورنہ قوم و ملک کی ترقی رک جائیگی۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ جس میں اس وقت جمہوری اصولوں کے مطابق حکومت قائم ہے۔ اس لئے پاکستان پر نہ صرف جمہوری نقطۂ نظر سے بلکہ اسلامی نقطۂ نظر سے بھی دہری ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ کہ یہاں پریس کی آزادی پر ناواجب پابندیاں نہ عاید کی جائیں۔ مگر.....

جہاں ہم پریس کی آزادی کے حامی ہیں۔ وہاں ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ یہ صرف جمہوری حکومت کا ہی فرض نہیں ہے۔ کہ وہ پریس پر ناواجب پابندیاں عاید نہ کرے بلکہ پریس کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ بھی چند اصولوں کا اپنے آپ کو پابند بنائے۔ اور نہ صرف اپنے حقوق کے لئے حکومت سے لڑے بلکہ اپنے ارکان کے درمیان بھی ایک اخلاقی معیار کو نشو و نما دینے کے لئے اپنے آپ پر کچھ پابندیاں لگائے۔

اگر حکومت پریس پر ناواجب پابندیاں لگاتی ہے۔ تو پریس کا حق ہے۔ کہ اس کے خلاف لڑے۔ لیکن کیا پریس کا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ اگر پریس کا کوئی رکن جھوٹی خبریں تراشے اور سراسر افترا طرازی کر کے ملک میں بدامنی پھیلانے کی کوشش کرے۔ تو نہ صرف تمام پریس اسکی مذمت کرے۔ بلکہ ملکی قانون کے مطابق اس کا پورا پورا انسداد کرنے میں حکومت کی مدد کرے۔ کیونکہ اس سے تمام پریس بدنام ہوتا ہے۔

بیشک حکومت سے ہمیں اپنے حقوق کے لئے لڑنا چاہیئے۔ مگر کیا ہمارا یہ فرض نہیں ہے۔ کہ مثلاً پی۔ این۔ ای۔ سی کے صدر محترم کا اخبار "روزنامہ زمیندار" اگر پاکستان کی ایک وفادار جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے کے لئے نہ صرف بے بنیاد خبریں گھڑے۔ بلکہ صحیح خبروں میں بھی تحریف و تبدیل کر دے۔ تو اس کا نوٹس لیں۔

بے شک پریس کے حقوق بڑے مقدس ہیں۔ لیکن کیا ایسے ننگ صحافت روزنامہ کے مدیر مسئول کو مدیران اخبارات کی انجمن کا صدر منتخب کر لینا اور اسکی صدارت میں پریس کے مقدس حقوق کی حفاظت کے لئے آواز بلند کرنا ہمارے لئے شرمناک نہیں ہے۔ کیا حکومت کے پاس ایسی صورت میں گھڑا گھڑایا جواب موجود نہیں کہ

اے طبیب پہلے اپنا علاج کر

آخر ہم کس منہ سے اپنے حقوق کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ جب کہ ہمارے رنگ لیڈر کا اخبار صحافتی اخلاق سے اتنا عاری ہو۔ کہ خبر تو یہ ہو کہ

"تیونسی وزراء نے کہا۔ کہ تیونس کی تاریخ میں ظفر اللہ خاں کا نام سنہری حروف سے لکھا جائیگا"۔

مگر یہ اخبار اس میں تحریف کر کے ظفر اللہ خاں کا نام ہی اڑا دے۔ محض اس لئے کہ ظفر اللہ خاں احمدی ہے۔ اور زمیندار کے مسئول کا آبائی پیشہ ہی احمدیت کی مخالفت کرنا ہے۔

اداریہ میں یا نوٹ میں یا کسی مضمون میں اپنی طرف سے ناجائز مخالفت کی جائے۔ تو اس کو کسی حد تک نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ پاکستان کی صحافت کے لئے باعث ننگ و عار نہیں ہے۔ کہ ایک خبر میں بدنیتی سے تحریف کر دی جائے۔ ملاحظہ ہو روزنامہ زمیندار مورخہ ۶ر اپریل ۱۹۵۲ء صفحہ اول۔

یہ عذر لنگ کہ ایڈیٹر اخبار نے ایسا کیا ہے۔ اس لئے قابل مسموع نہیں کہ ہم نے ۸ر اپریل کے اداریہ میں اس کا ذکر کیا تھا۔ مگر زمیندار میں کوئی تصحیح اب تک شائع نہیں ہوئی، پھر پریس یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ ایسی بدعنوانی کی سزا دینا حکومت کا فرض ہے۔ اگر ایسی بدعنوانیوں کی سزا دینا صرف حکومت کا فرض ہے۔ تو پریس حکومت سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے کا بھی حق دار نہیں ہے۔ کیونکہ حکومت سے جائز حقوق کا مطالبہ کرنے کا وہی حق دار ہو سکتا ہے۔ جو خود بھی دوسروں کے حقوق کی نگہداشت کرے۔ کیا یہ بے انصافی نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے فرائض کی ادائیگی سے تو گریز کریں۔ اور اپنے ایک رکن کی ہر قسم کی بدعنوانیوں پر تو خاموشی اختیار کر لیں۔ مگر اپنے حقوق کے مطالبہ کے لئے حکومت کے خلاف بھی متحدہ محاذ بنائیں۔ تو اسی کو صدر بنا لیں۔ کیا اس طرح پریس کا کوئی وقار قائم ہو سکتا ہے۔ کہ صحافتی دیانت کی سب سے زیادہ خلاف ورزی کرنے والے کو ہم حکومت سے اپنے حقوق کے لئے لڑنے والی انجمن کا سرگروہ بنا لیں۔ آخر اس میں کیا تک ہے، ذرا ہمیں بھی تو سمجھایا جائے۔

ولادت

برادرم مکرم عطاء الرحمن صاحب قریشی ای۔اے۔سی آفس لیشین بلوچستان کو ۱۲ر اپریل کو اللہ تعالے نے اپنے فضل سے بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالے نومولود کو عمر دراز عطا فرمائے۔ اور صحیح رنگ میں خادم دین ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار سید محمد داؤد کارکن نظارت علیا ربوہ)

حضرت امّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال

اذکر نعمتی رأیت خدیجتی

آپ کی عمر قمری سال کی رو سے نوّے سال ہوئی

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس انچارج محکمہ تالیف و تصنیف سلسلہ احمدیہ

(۳)

(۶) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا شدید درجہ کا احترام تھا اور آپ کو حضرت خدیجہؓ سے ایسی بے نظیر محبت تھی کہ حضرت عائشہؓ بھی ان پر رشک کھاتی تھیں۔ آپ ان کی سہیلیوں کو ہدایا بھیجا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

" قلت لہ کانہ لم تکن فی الدنیا امرأۃ الاخدیجۃ فیقول انہا کانت وکانت وکان لی منہا ولد متفق علیہ"

کہ آپ حضرت خدیجہؓ کا ایسے رنگ میں ذکر کرتے ہیں گویا دنیا میں خدیجہؓ کے سوا کوئی اور عورت ہی نہیں ہے آپؐ فرماتے خدیجہؓ ہی تھی اور اس سے میرے اولاد بھی ہوئی۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں جو احترام اور عزت حضرت ام المومنین کے لئے تھا اس کا اندازہ حضور کے مندرجہ ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ فرمایا۔

" خدا تعالے نے مجھے لڑکوں کی بشارت دی اور وہ اس بی بی کے بطن سے پیدا ہوئے اس لئے میں اسے شعائر اللہ میں سے سمجھ کر اس کی خاطر داری رکھتا ہوں اور جو وہ کہے مان لیتا ہوں"

(سیرۃ ام المومنین جلد ا صـ ۳۲۲)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:۔

" حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالے کا اسقدر اکرام و اعزاز کرتے تھے اور آپ کی خاطر داری اسقدر ملحوظ رکھتے تھے کہ بعض دفعوں میں اس بات کا چرچا رہتا تھا"

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحومؓ فرماتے تھے کہ:۔

" میں نے اپنے ہوش میں کبھی حضور علیہ السلام کو حضرت ام المومنین سے ناراض دیکھا نہ سنا"

(سیرۃ حضرت ام المومنین صـ ۲۲۴ و ۲۲۵)

پس جیسے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں غایت درجہ محبت تھی ویسے ہی حضرت ام المومنین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں پائی جاتی تھی پس جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالے نے بروز محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بنایا اسی طرح حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالے عنہا کو اللہ تعالے نے خدیجہؓ کا نام عطا فرمایا۔

آپؓ کی حضرت ام المومنین حضرت عائشہؓ سے بعض امور میں بہت مشابہت

الہام بکر و ثیب

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ مرحوم و مغفور سے مروی ہے کہ:۔

" والد صاحب حضرت میر صاحب نے آپ کا نام بسبب وہابیت کے اثر کے عائشہ بیگم تبدیل کر دیا تھا گو اصل نام نصرت جہاں تھا۔ مگر حضرت والدہ صاحب عائشہ بیگم کے نام سے ہی پکارا کرتے تھے۔ جب تک حضرت مسیح موعودؑ کی تحریروں کی وجہ سے اصل نام مشہور ہو گیا"

(سیرۃ ام المومنینؓ جلد ا صـ ۲۷۳)

حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب مرحومؓ نے کسی وجہ سے آپ کا نام عائشہ رکھا ہو لیکن اس میں بھی اللہ تعالے کی حکمت تھی کیونکہ آپ کو جیسے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ سے مشابہت تھی ویسے ہی بعض امور میں آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مشابہت تھی۔ مثلاً یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں میں سے صرف حضرت عائشہؓ ہی ایک تھیں جو باکرہ ہونے کی حالت میں آپؐ کے عقد نکاح میں آئیں باقی سب بیوہ تھیں اور شادی سے پہلے اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ رویاء بتا دیا تھا کہ حضرت عائشہؓ آپؐ کی بیوی ہوں گی۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ

. . . .

" رویاء میں جو مجھے دکھایا گیا ہے اگر یہ اللہ تعالے کا منشاء ہے تو ضرور پورا ہو جائے گا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالے نے الہاماً بتا دیا تھا کہ آپؑ کی شادی دہلی میں سادات کے خاندان میں ہو گی اور یہ کہ اس کے سب سامان میں خود ہی کروں گا اور اسی شادی کے سلسلہ میں یہ بھی الہام ہوا تھا۔

بکر و ثیب

کہ یہ شادی ناکتخدا سے ہو گی جو پھر بیوہ رہ جائے گی یعنی آپ اس سے پہلے وفات پا جائیں گے۔ چنانچہ حضرت ام المومنینؓ کی عمر ۱۸-۱۹ سال کی تھی جب آپ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ۱۳۰۲ھ میں شادی ہوئی اور ۲۴-۲۵ سال کے بعد ۱۳۲۶ھ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا گئے اور آپ ثیب یعنی بیوہ ہو گئیں اور ۴۵-۴۶ سال ثیب ہونے کی حالت میں گذار کر ۱۳۷۱ھ میں آپ نے انتقال فرمایا اور اس طرح حضرت عائشہؓ سے آپ کی یہ مشابہت ہو گئی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک لمبا عرصہ ثیب ہونے کی حالت میں زندہ رہیں۔ تاریخ میں آپ کے سن زواج اور سن وفات میں اختلاف ہے۔ ملک محمد الدین صاحب ایڈیٹر "صوفی" اپنی کتاب سیرت حضرت صدیقہؓ کے صفحہ ۱۴-۱۵ پر لکھتے ہیں:۔

" حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب جناب رسول کریمؐ سے میرا نکاح ہوا تو میں چھ برس کی تھی۔ کتاب الاستیعاب میں ابی عبیدہ کا یہ قول ہے کہ جناب رسول کریمؐ نے حضرت عائشہؓ کے ساتھ ہجرت سے دو برس پہلے مکہ میں نکاح کیا۔ ان کے علاوہ دوسروں نے تین برس قبل ہجرت بتایا ہے۔ عمر کے متعلق بھی دو روایتیں ہیں یعنی چھ یا سات سال کی عمر تھی۔ زبیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے تین برس بعد نکاح ہوا اور ان کا انتقال ہجرت سے تین برس پہلے ہوا تھا۔ اس حساب سے ہجرت اور نکاح کا ایک ہی سن ہوا"

اور آپ کی وفات کے متعلق صـ ۲۶۷ میں لکھا ہے۔

" آخر کار رمضان المبارک کی سترھویں تاریخ ۵۸ھ میں ۶۶ سال دنیا میں زندہ رہ کر آپ نے گلشن فردوس کی راہ لی۔ باختلاف روایات ۱۷ یا ۱۹ رمضان ۵۸ھ یا ۵۷ھ یا ۵۶ھ آپ کا سال وفات بیان کیا گیا ہے"

ان مختلف روایات کی بناء پر آپ کے ثیب ہونے کی حالت میں زندگی گذارنے کا زمانہ ۴۵ سے ۴۸ سال کے درمیان بنتا ہے جو ایک لمبا زمانہ ہے۔ اسی زمانہ کے قریب حضرت ام المومنینؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد زمانہ پایا۔

ایک روایت

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ روایت کرتی ہیں کہ ان ایام میں جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی وفات کے متعلق الہامات ہوئے

" ایک بار مجھے یاد ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس سے کہا کہ میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے اور مجھے پہلے اٹھا لے" یہ سنکر حضرت نے فرمایا " اور میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں کہ تم میرے بعد زندہ رہو اور میں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں"

(سیرۃ ام المومنین حصہ دوم صـ ۱۶۴)

اللہ تعالے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کو سنا تا وہ بات پوری ہو کہ

" مصلح موعود خدا تعالے کا کلمہ ہو گا جو ابتداء سے مقدر تھا۔ اس زمانہ میں پورا ہو جائے گا اور ضرور ہے کہ خدا اس لڑکے کی والدہ کو زندہ رکھے جب تک یہ پیشگوئی پوری نہ ہو"

(بدر جلد ۲ نمبر ۲۴ حاشیہ صـ ۲)

اللہ تعالے نے حضرت ام المومنینؓ کو زندہ رکھا۔ اور آپ کی زندگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز پر جنوری ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالے نے ایک رویا کے ذریعہ یہ انکشاف فرمایا کہ مصلح موعود آپ ہی ہیں اور ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو بمقام ہوشیارپور آپ نے ایک عظیم الشان جلسہ میں یہ اعلان فرمایا۔

" میں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے۔ جس نے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچایا ہے"

(سیرۃ حضرت ام المومنین حصہ دوم صـ ۴۲۸)

اور یہ اس لئے ہوا تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام بکر و ثیب پورا ہو جس میں اللہ تعالے نے یہ خبر دی تھی کہ آپ ایک لمبا زمانہ بیوہ ہونے کی حالت میں بسر کریں گی نیز یہ اس لئے بھی ہوا تا یہ الہام پورا ہو جس میں بصورت دعا آپ کی زبان پر یہ جاری کیا گیا تھا۔ " رب زدنی عمری وفی زوجی زیادۃ خارق العادۃ" (تذکرہ صـ ۳۸)

اے میرے رب میری عمر کو زیادہ کر اور میری بیوی کی عمر میں خارق عادت زیادت فرما۔ سو اس کے مطابق اللہ تعالے نے حضرت ام المومنینؓ کی عمر میں خارق عادت زیادت فرمائی اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے زیادہ عمر پائی۔

آپ کی عمر

میرے نزدیک اخبار الفضل میں جو یہ لکھا گیا ہے کہ آپ کی عمر ۸۵ یا ۸۶ برس کی تھی درست نہیں ہے آپ کی ولادت جیسا کہ مؤلف سیرۃ حضرت ام المومنین نے لکھا ہے ۱۸۶۵ء میں ہوئی تھی . . . . اور مطابق سن ہجری ۱۲۸۲ھ کو ہوئی اور آپ کی وفات ۲۰ اپریل ۱۹۵۲ء مطابق ۲۴ رجب ۱۳۷۱ھ کو ہوئی۔ اس حساب کی رو سے گویا کہ شمار کرتے آپ کی عمر قمری لحاظ سے نوے سال اور شمسی لحاظ سے ساڑھے ستاسی برس کے قریب ہوئی (باقی)

چندہ عام اور حصہ آمد

از مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ

کچھ عرصہ سے دیکھا جا رہا ہے کہ حصہ آمد اور چندہ عام اور چندہ مستقلات کی مدّوں میں جس متوقع آمد کا اندازہ سال تمام میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ اپنے بجٹ میں لگاتی ہے۔ اصل آمدان مدات کی اس سے بہت کم موصول ہوتی ہے اور باوجود اس کے کہ اخراجات میں کافی احتیاط کی جاتی ہے۔ پھر بھی اخراجات اصل آمد سے بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر سال اخراجات کے بجٹ کے مقابل اصل آمد کے کم رہ جانے کی وجہ سے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ قرض کا بوجھ بڑھتا جاتا ہے۔

حالیہ مجلس مشاورت میں جو ۱۱ تا ۱۳ اپریل ۱۹۵۲ء کو منعقد ہوئی۔ ایک نمائندہ دوست نے صدر انجمن احمدیہ کی آمد کے کم رہ جانے کے متعلق اس رائے کا اظہار فرمایا۔ کہ نظارت بیت المال کی طرف سے اپنے لازمی چندوں کی وصولی کے لئے اس قدر پروپیگنڈا نہیں ہوتا۔ جس قدر کہ ہونا چاہیئے۔

احباب کو معلوم ہے کہ مندرجہ بالا چندے لازمی چندے کہلاتے ہیں۔ جن کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی حیات مبارکہ میں رکھی۔ اور یہاں تک ارشاد فرمایا۔ کہ جو دوست بیعت کرنے کے بعد جس قدر رقم ماہواری چندہ کی اس نے اپنی توفیق کے مطابق اپنے اوپر لازم کی ہے۔ اگر وہ تین ماہ تک حسب وعدہ ادا نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ انذاری اعلان ماہواری چندہ میں کوتاہی کرنے والوں کے لئے خطرناک نتائج کا موجب ہے۔ اندریں حالات جو دوست احمدی جماعت میں شامل ہوتے ہوئے چندوں کی باقاعدہ ادائیگی میں لاپرواہی دکھاتے ہیں۔ وہ ایک بہت بڑی کا جسارت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جب کہ ہم لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور من اللہ تسلیم کیا ہے۔ تو آپکے کسی ارشاد کی تعمیل سے پہلو تہی کرنا یا عملی زندگی میں حضور کی تعلیم سے انحراف کرنا میری بیعت کے مفہوم کی خلاف ورزی ہے۔ جس کا کوئی عقلمند انسان مرتکب نہیں ہو سکتا

خاص کر موصی دوست جنہوں نے کہ تقویٰ طہارت وغیرہ شرائط وصیت پر قائم رہنے اور اپنی آمد کا مقررہ حصہ ادا کرتے رہنے کا اللہ تعالیٰ سے عہد باندھکر جنت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ اختیار کیا ہوا ہے۔ ان کے لئے تو اس عہد کو نبھانا نہایت ضروری فرض ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنا یا اس میں سستی اور غفلت اختیار کرنا اس نفع مند سودے سے دست بردار ہونے کے مترادف ہے۔ جو نہایت ہی خطرناک نتائج کا موجب ہے۔

غیر موصی اصحاب کو بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں وہ اس جماعت میں داخل ہو کر جماعت کی تنظیم اور طریق کار سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہاں جماعت کا فرد ہونے کے لحاظ سے بعض ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہیں۔ ان ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری اپنے حسب حیثیت سلسلہ کی خدمت کے لئے مالی قربانی کا کرنا ہے۔ لیکن جو مالی خدمت ان کی طرف سے ظہور پذیر ہوتی ہے۔ میری اپنی رائے میں تو اسکو قربانی کے نام سے موسوم کرنا قربانی کے لفظ کی توہین ہے۔ کیونکہ جو شخص ایک روپیہ کما کر اس میں سے صرف ایک آنہ خدا تعالےٰ کے رستہ میں دیتا ہے اور باقی پندرہ آنے اپنی ذاتی ضروریات پر خرچ کرتا ہے۔ اس میں قربانی کا مفہوم کس طرح پایا جاتا ہے۔

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جو رزق بھی کوئی انسان کسی ذریعہ سے حاصل کرتا ہے۔ وہ درحقیقت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی آتا ہے اللہ تعالےٰ کے اس دیئے ہوئے رزق میں سے صرف $\frac{1}{16}$ حصہ کو خدا تعالےٰ کی راہ میں صرف کر دینا خصوصاً جبکہ فی سبیل اللہ خرچ کئے ہوئے روپے کو اللہ تعالےٰ اپنے ذمہ قرض ٹھہراتا ہے۔ اور اس کو بڑھا چڑھا کر خرچ کرنے والے کو واپس کرتا ہے۔ یہ دینا دراصل لینا ہے۔ پھر اس میں بخل کرنا اور تنگی نفس سے کام لینا ہرگز ہرگز عقلمندی کا شیوہ نہیں۔ کوئی کسان زمین میں بیج پھینکتے وقت یہ ہرگز نہیں سمجھتا کہ وہ اس بیج کو ضائع کر رہا ہے۔ بلکہ اس کا سینہ اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ میرا بویا ہوا بیج اللہ تعالےٰ کے فضل سے کئی سینکڑے گنا یا کئی ہزار گنا بڑھ چڑھ کر مجھے واپس مل جائے گا۔ اللہ تعالےٰ کا یہی قانون اس مال پر لگتا ہے۔ جس کو خوش دلی اور نیک نیتی کے ساتھ خدا تعالےٰ کے راستہ میں خرچ کیا جائے اور ہمارے تجربہ اور مشاہدہ میں بھی یہی بات آتی ہے۔ کہ جو لوگ خدا تعالےٰ کے رستہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کے مالوں میں بھی برکت ہوتی رہتی ہے

پس میں جماعت کے عہدیداران سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ قرآن مجید کی اس پاکیزہ اور اعلیٰ تعلیم کو احباب جماعت کی خدمت میں خلوص دل کیساتھ بار بار پیش فرماتے رہیں

چندہ کی وصولی کے متعلق عام طور پر اس اصل کو مدِنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ ماہواری آمد رکھنے والے دوستوں میں سے کسی دوست کے ذمہ کسی مہینہ میں بھی بقایا نہ رہنے دیا جائے۔ کیونکہ اگر ایک مہینہ میں کسی دوست کے ذمہ چندہ باقی رہ جائے۔ تو دوسرے مہینہ میں اسکو دو چند روپیہ چندہ کی صورت میں ادا کرنا بہت دوبھر ہو جاتا ہے۔ اس لئے کوشش یہی ہونی چاہیئے کہ خواہ محصل کو کسی دوست کے پاس دس پندرہ دفعہ بھی جانا پڑے۔ حتی الوسع ماہواری چندہ ہر مہینہ وصول کر لیا جائے۔ دوستوں کو بھی عام طور پر یہی سمجھنا چاہیئے۔ کہ مقررہ چندہ کا ادا کرنا ان کا اپنا فرض ہے۔ محصلوں کا مقرر کیا جانا ایک انتظامی سہولت ہے۔ جو ان کے فائدہ کے لئے مہیا کی جاتی ہے۔ مگر ان کو اپنے اصل فرض سے سبکدوش نہیں کرتی۔ نیز احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خواہ ان کی آمدنی ماہوار کی صورت رکھتی ہو یا فصلانہ ہو۔ اس پر سب سے پہلا اور مقدم حق اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اس لئے ماہوار آمد کے ملنے پر اور زمینداروں کو برداشت فصل کے موقع پر اور پیشہ وران کو ہر نقدی کی رقم کے ملنے پر سب سے پہلے اس میں سے چندہ کی رقم ادا کرنی چاہیئے اور دوسرے اخراجات کی بنیاد باقی ماندہ رقم یا فصلانہ پر رکھنی چاہیئے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد بھی اس امر کا تقاضا کرتا ہے۔ ایسا کرنے سے ایک طرف چندہ کی ادائیگی میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل ہو کر چندہ دینے والے کے روزگار اور آمد میں برکت شامل ہو جاتی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ جماعتوں کے عہدیدار اور دوسرے احباب ان تجاویز پر عمل کرنے سے عنداللہ ماجور ہونگے اور ان کی مساعی انشاء اللہ نیک نتائج پیدا کریں گی۔

جن دوستوں کے ذمہ چندہ کا بقایا رہ جائے۔ اس کی وصولی کے لئے ہر ممکن کوشش مقامی عہدیداران کو کرنی چاہیئے۔ آخری ناکامی کی صورت میں ایسے نادہند دوستوں کو جماعت کی مجلس عاملہ کی طرف سے ایک مہینہ تحریری نوٹس دینا چاہیئے اور اگر پھر بھی نادہند دوست باوجود اس کے اپنی اصلاح نہ کرے تو اس کی رپورٹ تعزیری کارروائی کے لئے نظارت امور عامہ میں بھیجنی چاہیئے۔ اور اس کی نقل نظارت بیت المال میں بھیجی جائے۔ نادہندوں کے خلاف اس قسم کی رپورٹ بھیجنا یا نہ بھیجنا مقامی جماعت کے لئے اختیاری بات نہیں۔ بلکہ ایسا کرنا ان کے فرائض میں داخل ہے۔ اس کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی نادہند دوست کے قلب میں کوئی ایمان کی چنگاری باقی ہے تو تعزیری کارروائی کے سامنے آجانے پر وہ چنگاری بھڑک اٹھتی ہے۔ اور وہ گرا ہوا سنبھل جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو۔ تو بہتر یہی ہے۔ کہ جماعتوں کو ایسے عنصر سے پاک کر دیا جائے۔ جو اپنے وجود سے جماعت کو بدنام یا کمزور کر رہے ہوں۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ٹرپ

مورخہ ۴ مئی۔ بروز اتوار صبح نو بجے سے لے کر ساڑھے چار بجے شام تک مقبرۂ جہانگیر (پہلا پلاٹ) میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی ٹرپ ہوگی۔

ٹرپ میں بچوں اور خدام دونوں کے لئے نہایت مفید اور دلچسپ پروگرام رکھا گیا ہے علمی دینی تربیتی اور ورزشی مقابلے ہوں گے۔ نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی دیئے جائیں گے۔ نیز فروٹ اور آئس کریم سے تواضع بھی کی جائے گی۔

نوٹ:۔ خدام۔ اطفال کے علاوہ انصار بھی شریک ہو سکتے ہیں۔ شامل ہونے والے تمام افراد اپنا اپنا کھانا ہمراہ لائیں۔

ٹرپ میں شامل ہونیوالوں کیلئے شرح چندہ

خدام و انصار :- ۸/ فی کس

اطفال :- ۴/ "

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

۲ مئی بروز جمعہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بروز جمعہ مورخہ ۲ مئی ۱۹۵۲ء تمام جماعتوں میں خطیب صاحبان چندہ مسجد امریکہ کی سکیم کے متعلق خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائیں نئی سکیم کی تفاصیل الگ اعلان کی صورت میں شائع ہو چکی ہیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مجالسِ انصار اللہ اور روزنامہ "الفضل"

دوستوں کو معلوم ہے۔ کہ الفضل ہمارا ایک جماعتی آرگن ہے۔ جس کی ترقی اور اشاعت کی ذمہ داری بہت حد تک ہماری جماعت کے افراد پر ہوتی ہے۔ بیشک انفرادی جد و جہد بھی اس سلسلہ میں ایک اہم چیز ہے۔ جس کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مگر تجربہ بتاتا ہے کہ فرد کی طاقت اجتماعی قوت کا مقابلہ نہیں کیا کرتی۔ فردی طاقت ایک چھوٹے سے دائرے میں محدود ہوتی ہے۔ اور افراد کی مجموعی طاقت ایک بہت بڑے دائرے تک وسیع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ الفضل کی ترقی کے لئے گو افرادِ جماعت ہمیشہ اپنے اپنے ذرائع کے مطابق کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ وہ اس غرض سے کبھی غافل نہیں ہوں گے۔ مگر اس اعلان سے ہمارا منشاء یہ ہے۔ کہ انصار اللہ کی وہ جماعتیں جو پاکستان میں متعدد مقامات پر سرگرم عمل ہیں۔ اس امر کا جائزہ لیں۔ کہ الفضل اُن کے پاس باقاعدہ آتا ہے یا نہیں۔ اگر آتا ہے۔ تو وہ اس کی توسیعِ اشاعت کے لئے کیا کچھ کر سکتی ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ پاکستان کی بیشتر مقامات پر انصار اللہ کی جماعتیں پائی جاتی ہیں۔ اور ان میں زندگی اور بیداری کے بھی آثار نظر آتے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جہاں تک الفضل کی خریداری کا تعلق ہے۔ اس وقت اُن کی کیا حالت ہے؟ اگر بعض جماعتوں میں الفضل نہیں آتا۔ تو یہ امر ظاہر ہے کہ وہ جماعتیں نہ سلسلہ کے حالات سے باخبر رہ سکتی ہیں۔ اور نہ اُن کے اندر وہ حرکت پیدا ہو سکتی ہے جو ایک زندہ اور فعال جماعت میں ہونی چاہیئے۔ اس زمانہ میں زندگی کا پانی ہمارے آقا و مطاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقدس ہاتھوں سے تقسیم ہو رہا ہے۔ اور یہ زندگی بخش پانی جود و حامنیت کے لئے آبِ حیات کی حقیقت رکھتا ہے۔ بیرونی جماعتوں کو اسی صورت میں میسر آ سکتا ہے۔ جب وہ الفضل کی باقاعدہ خریدار ہوں۔ اور اس کے حلقۂ اشاعت کو بڑھانے کے لئے ہمیشہ کوشش کرنے والی ہوں۔

بالعموم دیکھا گیا ہے۔ کہ شہری جماعتوں میں تو پھر بھی الفضل کی خریداری کا احساس پایا جاتا ہے۔ لیکن دیہاتی جماعتوں میں اس طرف زیادہ توجہ نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ تو پورے گاؤں میں کوئی اخبار نہیں آتا۔ اور اگر آتا ہے تو کسی ایک کے پاس۔ باقی دوست یا تو پرچہ مانگ کر پڑھ لیتے ہیں۔ یا سُن سُنا کر بعض خبریں معلوم کر لیتے ہیں۔ لیکن سنی سنائی باتوں میں اور خود آنکھوں سے پڑھنے میں بڑا بھاری فرق ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ بہت سے افرادِ جماعت کی نہ تو صحیح رنگ میں تربیت ہوتی ہے اور نہ اصلاحی تعلیم سے انہیں پوری واقفیت ہوتی ہے۔ انصار اللہ کے ذمہ چونکہ تعلیم و تربیت کا اہم فریضہ عائد ہے۔ اس لئے اُن کے لئے بالخصوص ضروری ہے۔ کہ وہ الفضل کو خریدیں اور اگر خود خریدار ہوں۔ تو دوسروں کو خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ اگر منظم رنگ میں کوشش کی جائے تو ہماری جماعت کی موجودہ حالت کے لحاظ سے الفضل کی خریداری کئی گنا تک بڑھ سکتی ہے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ تمام انجمن ہائے انصار اللہ کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ الفضل کو خود بھی خریدیں۔ اور دوسروں کو بھی خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ اور مناسب ہوگا۔ کہ اپنی ماہوار رپورٹوں میں اس امر کا بھی ذکر کیا کریں۔ کہ انہوں نے الفضل کی خریداری بڑھانے کے لئے کیا کوشش کی ہے۔ اس طرح نہ صرف وہ اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کر سکیں گے۔ بلکہ اُن کی معلومات میں بھی گرانقدر اضافہ ہوتا رہے گا۔ جو ان کی تبلیغی مساعی میں ہمیشہ کام آئے گا۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ)

سمندر پار کے خریداران نوٹ فرمالیں

موجودہ شرح ڈاک خانہ کی رو سے سمندر پار کے پیکٹوں پر چار آنہ فی پیکٹ خرچ آتا ہے۔ اس لحاظ سے قیمت اخبار تین روپے سالانہ کم ہے یکم مئی ۵۲ء سے قیمت معہ محصول ڈاک -/۳۳ روپے سالانہ ہوگی۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

قیمت اخبار میعاد کے اندر اندر آنی اشد ضروری ہے۔ بعض دفعہ کئی کئی بار یاددہانی کرانی پڑتی ہے۔ اور یہ خرچ بھی خریدار کے ذمہ ہوتا ہے۔ (مینیجر)

۳۱ مارچ تک تحریک جدید کے وعدے سو فیصدی پورے کرنیوالے احبابِ کرام!

(فہرست ۴)

ماہِ اپریل کے پہلے ہفتہ میں داخل ہونے والے چندہ کی فہرست ذیل میں شائع کرتے ہوئے یہ نوٹ دے دینا مناسب ہے۔ کہ اس فہرست اور گذشتہ شائع شدہ فہرستوں میں زمیندار احباب کے چندہ کی ادائیگی بھی شامل ہے۔ باوجود اس کے زمینداروں کی ماڑی کی فصل ابھی آنے والی ہے۔ جس کی کٹائی شروع ہے۔ مگر معتدبہ زمیندار احباب نے اپنا چندہ تحریک جدید مقررہ وقت میں ادا کرنا اس لئے ضروری سمجھا۔ کہ سلسلہ کی ضرورت مقدم ہے۔ اور ذاتی ضرورت مؤخر۔

گندم کی فصل کی کٹائی شروع ہے۔ جن زمینداروں کے پاس ایک ہی ہل کی کاشت ہے۔ ان کی گندم نصف مئی تک نکل آنے کی توقع ہے۔ اس لئے ایسے زمینداروں سے گزارش ہے۔ کہ وہ ۳۱ مئی تک اپنا سو فیصدی پورا کرنے کی ابھی سے جد و جہد کریں۔

بڑے بڑے زمینداروں کی فصل گندم جولائی کے ابتداء میں نکل آئے گی۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم ۳۱ جولائی تک ادا کر دیں۔ اور زمینداروں کا چندہ خدا کے فضل و کرم سے جولائی کے آخر تک سو فیصدی ادا ہو جانا چاہیئے۔ اضلاع سیالکوٹ۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور۔ سرگودھا۔ جھنگ۔ منٹگمری۔ ملتان۔ ڈیرہ غازی خان۔ مظفر گڑھ۔ ریاست بہاولپور اور صوبہ سندھ کی زمیندار جماعتیں خاص طور پر ابھی اپنے وعدے پورے کرنے کا فکر رکھیں۔

فہرست یہ ہے

نام	رقم
ایم نور محمد صاحب T.I کالج لاہور	۱۸/-/-
مولوی محمد احمد صاحب جلیل واقفِ زندگی	۳۲/-
قاضی محمد صادق صاحب بلاک ب ربوہ	۱۷/-
اہلیہ صاحبہ شیخ فضل احمد صاحب ربوہ	۸/-/-
پیر مظہر قیوم صاحب مرحوم از محترمہ بھابی زینب صاحبہ "	۵/۴/-
اللہ بخش صاحب ٹھٹھالر سیالکوٹ	۶/۱۲/-
چوہدری شاہ نواز صاحب ننگر گڑھ	۳۷/-
والدہ بشیر احمد صاحب ڈگری گھمناں	۹/-
مولوی محمد عبد اللہ صاحب نارووال	۱۰/۸
نذیر احمد صاحب ٹوچھت	۱۲/-
منشی دیانت خان صاحب لاہور چھاؤنی	۵/-
بیگم مخدوم محمد افضل صاحب لاہور	۱۰۰/-
عبد الرشید صاحب پسر ڈاکٹر غلام علی صاحب مرحوم لاہور	۹/۸/-
محمدی بیگم ہمشیرہ قاضی منیر صاحب امرتسری لاہور	۲۱/-
اہلیہ صاحبہ " " "	۹/-
سید مسعود احمد شاہ صاحب S.D.O. کنگن پور	۱۲۰/-/-
شیخ محمد نصیب صاحب خانقاہ ڈوگراں	۱۰/۶
قاضی ضیاء اللہ صاحب حافظ آباد	۴۵/-
میاں غلام محمد صاحب "	۲۸/-
ماسٹر غلام محمد صاحب عبد "	۱۰/۸/-
ماسٹر حمید اللہ خان صاحب تولیکی	۱۴/-/-
ڈاکٹر محمد بخش صاحب رسول نگر	۱۴/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم چک ۶۴۴ گ ب	۵۸/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام احمد صاحب چک ۶۴۴ گ ب	۳۰/-
والدہ صاحبہ " " "	۱۵/-
سعید احمد صاحب پسر " "	۵/-
چوہدری احمد الدین صاحب چک ۶۹ گھسیٹ پور	۲۰/۴
" امام الدین صاحب چک ۱۹۵ جنڈ الہ والہ	۸/۱۰
" نظام الدین صاحب چک ۴۴ نہر شیرروڈ	۱۳/۷
" محمد سعید العزیز صاحب ایم اے جھنگ	۳۲/-
مولوی احمد الدین صاحب جھنگ	۱۴۸/-
ماسٹر علی محمد صاحب "	۱۰/۸
محمد رفیق محمد شفیق صاحبان "	۲۰/-
ماسٹر فضل الرحمٰن صاحب بھلوال سرگودھا	۳۲/-
حافظ ابوذر صاحب اڈہ "	۱۸/-
چوہدری نذیر احمد صاحب منڈی بہاء الدین	۸۰/-
رحمت علی صاحب مہاجر چک سکندر	۱۵/۸
پیر محمد عبد اللہ صاحب گولیکی	۸/-
دلاور خان صاحب ٹورنگ	۹/۶
عبد الغنی صاحب چک ننکری "	۱۱/۱۲
مولوی غلام محمد صاحب عالم گڑھ	۱۸/-
رسول بی بی صاحبہ سدوکے جیتوکے	۲۳/-
چوہدری غلام حیدر صاحب خوجیانوالی	۱۰/-
ماسٹر عبد الرحیم صاحب جہلم	۱۰/۱۰
ملک عبد اللہ خان صاحب دوالمیال	۱۸/۸
ملک بشیر احمد صاحب ٹرنک بازار سیالکوٹ	۱۶/-
چوہدری عبد الرحمٰن صاحب راولپنڈی	۷۰/-
عبد اللطیف صاحب نصرت "	۲۲/-
حمیدہ اہلیہ چوہدری ظہور احمد صاحب "	۷/۵
اہلیہ صاحبہ محمد امین صاحب "	۱۰/-
ماسٹر مبشر احمد صاحب معہ اہلیہ واہ کیمپ	۲۰/۴
چوہدری علی اکبر صاحب از بچگان حسن ابدال	۵۰/۱۴
والدہ سردار امیر محمد خان صاحب کوٹ تیمرانی	۱۷/-
منشی عبد السمیع صاحب کپور تھلوی پشاور	۸/۸
صوبیدار سلیم اللہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۸/-
ڈاکٹر نذیر احمد خان صاحب پاکپتن	۴۱/-

نام	رقم
منیران بی بی بیوہ چوہدری نورالدین صاحب چک ۶/۱۱	۳۱/۸/-
ہاجرہ بیگم بیوہ چوہدری نورالدین صاحب چک ۶/۱۱	۲۴/۲/-
چوہدری محمد حسین صاحب ملتان	۴۹/۸/-
فضل الرحمن صاحب کبیروالہ	۳۰/-
چوہدری سلطان علی صاحب چک ۴۹۱ E B	۱۲/۸/-
״ ادیب الدین صاحب چک ۱۶۶ نہر مراد	۱۵۴/۴
״ منجانب اقبال بیگم اہلیہ ״	۱۰/۸/-
״ ״ سردار بیگم اہلیہ مرحومہ	۱۶/۵
״ محمد ابراہیم چک ۱۶۶ نہر مراد	۶/۱۳/-
اہلیہ ״ ״ ״	۶/۱۳/-
میاں اللہ دتہ صاحب مہاجر جہلم	۷/-/-
چوہدری علی شیر صاحب چک ۱۶۹ نہر مراد	۱۵/-
اہلیہ صاحبہ میاں عبدالحق صاحب رامہ کراچی	۲۶/-
عبدالغفور خان صاحب ״	۱۳/-
لطیف احمد صاحب طاہر ״	۱۵/-
داحہ غلام حیدر صاحب ״	۲۲/-
مسعودہ بیگم اہلیہ چوہدری نبی احمد صاحب ״	۵۵/
اہلیہ صاحبہ انتظار حسین صاحب ״	۹۰/-
ناظرہ بیگم دختر محمد اسحق علی خان صاحب ״	۷/۱۲
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد علی خان صاحب ״	۲۷/-
شیخ غلام رسول صاحب کنری	۳۳/-
مولوی عبدالباقی صاحب ״	۸۰/-
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد لطیف صاحب کوئٹہ	۲۰/-
شیخ محمود صدیق صاحب ڈھاکہ	۱۱۰/-
״ محمد بشیر احمد صاحب ״	۱۱۰/-

نام	رقم
محمد عبدالحفیظ صاحب ڈھاکہ	۲۲۰/-
عبدالحمید صاحب افزد ״	۲۱/
عبدالباری صاحب تعلقدار ״	۱۰۰/-
عبدالباری صاحب خادم ״	۵/۸
سید سعید صاحب ״	۲۰/-
عبدالجلیل صاحب عشرت ״	۷۵/-
عطاء اللہ صاحب گولڈکوسٹ افریقہ	۲۴/۲/-
ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب اسسٹنٹ میڈیکل افیسر شادی خان	۲۱۰/-/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب خالد بشیر آباد اسٹیٹ	۹۵/-
محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری غلام غوث صاحب علی پور	۲۵/-
ناصر محمود احمد صاحب کیمبل پور	۷۳/-/-
محترمہ اہلیہ صاحبہ ناصر صاحب	۳۲/-/-
ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب قریشی میڈیکل ہال گکھڑ	۵۳/-
ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۱۱۰/۸/-
״ منجانب محمد جان خان والدہ مرحوم ״	۲۸/۸
״ ״ ״ احمد جان خان صاحب ״	۲۸/۸
״ ״ ״ والدہ صاحبہ	۲۸/۸
״ ״ ״ سعیدہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ	۲۷/۸
״ ״ ״ فہمیدہ بیگم صاحبہ ״	۲۷/۸
״ ״ ״ عزیزہ بیگم صاحبہ	۲۶/۸
״ ״ منیر احمد خان صاحب برادر	۲۶/۸

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قادیان اور ربوہ میں تجارت کے لئے آنا

قادیان اور ربوہ جماعت احمدیہ کے مراکز ہیں۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان میں ربوہ ضلع جھنگ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ خلیفۂ وقت اس مقام پر تشریف رکھتے ہیں۔ یہ مراکز دینی ٹریننگ کے لئے خدا کے منشاء کے ماتحت مقرر ہیں۔ اور اسی نیت سے اس جگہ آنا چاہیئے۔ تجارت وغیرہ دنیاوی کاموں کے لئے آنا نیت فاسد میں داخل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مرتبہ کسی نے کہا۔ کہ میں تجارت کے لئے یہاں آنا چاہتا ہوں۔ فرمایا یہ نیت فاسد ہے۔ اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیئے۔ اور اصلاح عاقبت کے لحاظ سے یہاں رہنا چاہیئے۔ نیت تو یہی ہو۔ اور اگر پھر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو۔ تو حرج نہیں۔ اصل مقصد دین ہو نہ دنیا۔ کیا تجارتوں کے لئے شہر موزوں نہیں۔ یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو۔ پھر جو کچھ حاصل ہو جائے۔ وہ خدا کا فضل سمجھو۔ (الحکم ۱۰ر اگست ۱۹۰۴ء)

اہالیان ربوہ اور احباب جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان یاد رکھنا چاہیئے۔ جو احباب ربوہ میں رہائش رکھتے ہیں۔ وہ دینداری کے پہلو کو مقدم کریں۔ اور جو دوست باہر رہتے ہیں۔ وہ ربوہ میں دینداری کے حصول کے لئے تشریف لائیں۔ ونعم ماقیل ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ✤ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ربوہ کے مقاطعہ گیران اپنے قبضے حاصل فرمائیں

تمام محلہ جات کے قبضہ جات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ احباب فوراً اپنے اپنے قطعات کا قبضہ حاصل فرمائیں۔ جو احباب قبضے حاصل نہیں کریں گے، ان کے نام الاٹمنٹ کمیٹی کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے۔ اور اس کے بعد ان کی شکایت قبول نہ کی جائے گی۔ (نائب وکیل المال جائیداد)

تحریک جدید کی مطبوعات

ہر احمدی کا فرض ہے کہ ہمیشہ سلسلہ کا لٹریچر خریدتا رہے۔ سلسلہ کی کتب ایک ہتھیار ہیں۔ جن کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ تحریک جدید کی مندرجہ ذیل کتب ہمارے پاس موجود ہیں۔ خود بھی خریدیں۔ اور اپنے دوسرے بھائیوں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں۔

(۱) تفسیر کبیر پارہ اول نو رکوع -/۸/۶ روپے (۲) تفسیر کبیر پارہ عم حصہ سوم -/۸/۶ روپے۔ (۳) تفسیر سورۃ کہف -/۸/۱ روپیہ۔ (۴) نیو ورلڈ آرڈر (انگریزی) -/-/۱ روپیہ۔ (۵) اسلام اور ملکیت زمین -/۸/۲ روپے۔ (وکیل التجارت ربوہ ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) چودھری عنایت اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور ان کے لڑکے چودھری بشیر احمد صاحب بی۔ اے کاٹن انسپکٹر پر مقدمہ قتل بنا ہوا ہے۔ ۳ر مئی تاریخ شہادت ہے۔ احباب جلد باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ہدایت اللہ مسجد احمدیہ لائل پور۔ (۲) میرے نانا جان چودھری نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس گوجرانوالہ میں صاحب فراش ہیں۔ بیماری کا حملہ اس قدر شدید ہے۔ کہ چلنے پھرنے کی بھی ممانعت ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور بیماری سے نجات دے آمین۔ خاکسار قریشی فصیح الدین جمیل (۳) میرا چھوٹا نواسہ معاویہ عمر ابن ڈاکٹر محمد عمر صاحب آجکل جے پور میں تشویشناک طور پر لعارضہ بخار علیل ہے۔ اور بخار کی شدت سے بیہوش ہے۔ لہٰذا احباب جماعت وصحابہ حضرات نیز درویشان قادیان سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عبدالحمید آڈیٹر لاہور۔ (۴) میرے نانا جان اور نانی صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (مقبول احمد باجوہ۔ ربوہ) (۵) بابو عبدالحمید صاحب سب پوسٹماسٹر سی۔ ایم۔ اے لاہور چھاؤنی کا چھوٹا بچہ آنتوں کی تکلیف کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد سلطان۔

قیمت اخبار منی آرڈر کے ذریعہ بھجوا دیا کریں
وی پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے

ڈاکٹر گراہم ایک بار پھر برصغیر پاک و ہند جائینگے

لنڈن ۳۰ اپریل۔ اقوام متحدہ کے حلقوں میں باور کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر گراہم بھارت اور پاکستان کے درمیان اپنی مزید بات چیت واشنگٹن میں ہی کریں گے۔ لیکن اگر انہیں کچھ عرصہ کے لئے کراچی یا دہلی جانے کی ضرورت محسوس ہوئی تو وہ ضرور جائیں گے۔

اس دوران میں اس بات کا امکان دکھائی نہیں دیتا کہ ۲۵ اپریل کو سلامتی کونسل ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر بحث کرے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بحث ان کی مزید مصالحانہ کوششوں کا نتیجہ معلوم ہونے پر کی جائے نامزد ناظم استصواب امیر البحر نمٹز کے ساتھ ڈاکٹر گراہم کا رابطہ فی الحال غیر سرکاری نوعیت کا ہے۔ تاہم اس حقیقت سے کہ موجودہ ترقی کے باعث ڈاکٹر گراہم کی رائے میں استصواب کا امکان زیادہ ہوگیا ہے۔ کشمیر کے مسئلہ میں حقیقت پسندانہ روح پھونکی گئی ہے۔ اور یقیناً سلامتی کونسل ڈاکٹر گراہم اور ایڈمرل نمٹز کے باہمی مشورہ کو پسند کرے گی۔ تاکہ جب بھی استصواب شروع ہو تو اس پر سرعت سے عمل کیا جائے۔

نیز معلوم ہوا ہے کہ سلامتی کونسل کے ارکان کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ایک ترجمان نے بتایا اگلے ہفتہ سے پہلے رپورٹ کے متعلق کوئی اجلاس نہیں ہوگا۔ (اسٹار)

امریکی دفتر خارجہ کو طونس کے نمائندے کی رپورٹ

نیو یارک ۳۰ اپریل طونس کے نمائندے بہالدغام نے کل امریکہ کے دفتر خارجہ کو مسئلہ طونس کے متعلق ایک رپورٹ پیش کی ہے۔ اس کی درخواست دفتر خارجہ کے افسروں نے جمعرات کو کی تھی۔ جب لدغام اور ان کے ساتھی فرحت ان سے ملے تھے معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ انگریزی کے ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں طونس کے ان قوم پرستوں کے نظریات کی مکمل وضاحت ہے جو حکومت فرانس سے تعاون کرنا نہیں چاہتے۔ مشرق وسطی اور افریقی معاملات کے نائب وزیر خارجہ مسٹر ہنری بائیرو ڈکل شمالی افریقہ اور عرب ممالک کے دورہ پر روانہ ہوگئے ہیں۔ وہ بھی طونس کے مسئلہ کا مطالعہ کریں گے۔ (اسٹار)

شاہ فاروق پر قاتلانہ حملہ کی تردید

لنڈن ۳۰ اپریل لنڈن میں مصر کے سفیر نے کل ایک خبر کی تردید کی ہے۔ جو مقامی اخبارات میں نیو یارک کے حوالہ سے شائع ہوئی تھی کہ گزشتہ ماہ شاہ فاروق پر کسی نے قاتلانہ حملہ کرنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ یہ خبر قطعی طور پر بے بنیاد ہے۔ (اسٹار)

مرزا مظفر احمد صاحب کو حکومت پنجاب کا فنانس سیکرٹری بنا دیا گیا

لاہور ۲۹ اپریل۔ آج حکومت پنجاب کے فنانس سیکرٹری مسٹر اے۔ کے ملک کو مسٹر جعفری کی جگہ ڈویلپمنٹ کمشنر اور محکمہ انڈسٹریز کا سیکرٹری بنا دیا گیا۔ اور مسٹر ایس ایس جعفری کو مرزا مظفر احمد کی جگہ ایڈیشنل ری ہیبلی ٹیشن کمشنر مقرر کر دیا گیا۔ مرزا مظفر احمد کو مسٹر ملک کی جگہ فنانس سیکرٹری بنا دیا گیا ہے۔ (آفاق)

وزیر اعظم عراق برطانوی دفتر خارجہ میں

لنڈن ۳۰ اپریل۔ عراق کے وزیر اعظم نوری پاشا جو ان دنوں لنڈن میں ہیں کل دفتر خارجہ میں گئے یہ ملاقات غیر رسمی ہے مگر مبصرین کا خیال ہے کہ نوری پاشا چونکہ اینگلو مصری تعلقات میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے تازہ صورت حالات بھی دریافت کی ہوگی۔ باور کیا جاتا ہے کہ مسٹر ایڈن سٹیونسن اور سوڈان کے گورنر جنرل ہوکے درمیان آج پھر بات چیت جاری رہے گی۔ اگرچہ ابھی تک سوڈان کی بابت برطانیہ کی طرف سے کوئی نئی تجویز نہیں بھیجی جا رہی۔ لیکن مبصرین ناامید نہیں ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اگر موجودہ گفت و شنید میں آئندہ مذاکرات کی بنیاد طے نہ بھی ہو سکی۔ تو اس امید پر بھی مذاکرات شروع کئے جا سکتے ہیں کہ دونوں ممالک کے نظریات میں اختلافات کم ہوتے جائیں گے۔ اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ لنڈن کی بات چیت اس کوشش کے لئے نہیں ہو رہی۔ کہ اینگلو مصری معاہدے پر تفصیلاً نظر ثانی کی جائے۔ بلکہ رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے یہ بات چیت ہو رہی ہے۔ سب سے بڑی رکاوٹ سوڈان کا معاملہ ہے (اسٹار)

مصر کے لئے مغربی جرمنی کا تجارتی مشن

قاہرہ ۳۰ اپریل۔ اطلاع ہوئی ہے کہ آئندہ ماہ مغربی جرمنی کا ایک تجارتی مشن دونوں ممالک کے درمیان موجودہ تجارتی معاہدوں کی ترمیم کے لئے مصر آنے والا ہے۔ بات چیت کی بنیاد یہ ہوگی کہ مصر جرمنی کی مشینری اور مصنوعات کے عوض زیادہ روئی جرمنی کو سپلائی کرے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ شاذ کابینہ وزارت امریکہ کی اس تجویز پر بھی غور کرے کہ دونوں ممالک کے درمیان جہاز رانی اور تجارت کو باقاعدہ کرنے کا معاہدہ کیا جائے (اسٹار)

بھارت کے مرکزی وزراء کی تنخواہیں کم کرنے کا بل

نئی دہلی ۳۰ اپریل۔ بعض آزاد پارلیمانی ارکان مرکزی حکومت کے وزراء کی تنخواہوں کو کم کرنے کی غرض سے ایک مسودہ قانون مرتب کر رہے ہیں۔ اس مسودہ قانون کے تحت کابینہ کے ہر وزیر کی تنخواہ ایک ہزار روپیہ ماہانہ ہوگی۔ اور وزیر اعظم کو مزید ۵۰۰ روپے ماہانہ ملیں گے۔ نائب وزراء اور وزیر مملکت ایک ہزار روپے سے کم تنخواہ پائیں گے تمام وزراء کے لئے مفت بنگلے اور سرکاری کاموں کے لئے موٹریں مہیا کی جائیں گی۔

اس مسودہ قانون کو مرتب کرنے والوں کا بیان ہے کہ یہ کفایت شعاری کے پیش نظر مرتب کیا جا رہا ہے۔ تاکہ قومی تعمیر کے کاموں کے لئے روپیہ بچایا جا سکے۔ اس طرح سالانہ ۵۰ لاکھ روپے بچانے کی امید ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بہت سے ارکان جن میں کانگرسی بھی ہیں اصولی طور پر اس بل کے حق میں ہیں۔ اور خیال ہے کہ اس بل کی پارلیمنٹ میں مخالفت نہیں کی جائیگی مئی کے تیسرے ہفتہ تک اس کا مسودہ پارلیمنٹ کے ممبروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ (اسٹار)

لبنان میں اشتراکیت کے خلاف احتیاطی تدابیر

بیروت ۳۰ اپریل۔ غیر ملکی سفارت خانوں پر اشتراکیت کے حامیوں کے حملوں کے پیش نظر حکومت لبنان نے فیصلہ کیا ہے کہ ان پر حفاظتی پہروں میں اضافہ کر دیا جائے۔ لبنان کے وزیر خارجہ مسٹر فلپ تاکلا نے یونانی سفیر کو یقین دلایا ہے کہ ۳ اپریل کو یونانی سفارت خانے پر اشتراکی حملے کی تفتیش باقاعدہ جاری ہے۔ لیکن ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

حکومت لبنان نے رسمی طور پر اپنی ہمدردی اور افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور دریں اثناء حکومت لبنان کے طول و عرض میں اشتراکیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے خلاف مضبوط اقدام کر رہی ہے امن عامہ کو بحال رکھنے کے لئے خاص اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

— بقیہ صفحہ اول —

جس میں حکومت سندھ کے مذکورہ ارادے کی مذمت کرتے ہوئے اسے متنبہ کیا گیا کہ افتخار احمد کے خلاف کارروائی کو آزادیٔ صحافت پر حملہ تصور کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی بھی بنائی گئی۔ جو اس بات پر غور کرے گی کہ اس معاملے کو طے کرنے میں کیا طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے کمیٹی حسب ذیل ممبران پر مشتمل ہوگی۔ حمید نظامی محمد یعقوب اختر علی خان۔ ظہور عالم شہید۔ رحیم ہاشمی۔

یاد رہے صوبائی انتخابات کے دوران میں مسٹر افتخار احمد نے اپنے اخبار کی جو خبریں ارسال کی تھیں۔ ان میں سے بعض خبریں حکومت سرحد کے خیال میں قابل اعتراض ہیں۔

برطانیہ میں روئی کی آزادانہ خرید

لنڈن ۳۰ اپریل۔ اگر حال ہی میں شائع شدہ برٹش کاٹن امپورٹ کمیٹی کی سفارشات کو مان لیا گیا۔ تو برطانوی تاجر اپنی خواہش کے مطابق آزادانہ طور پر روئی خرید سکیں گے۔ اور دیگر اشیاء کے لئے کاٹن کمیشن کی خدمات بھی انہیں حاصل رہیں گی۔ کمیٹی کی سفارشات میں یہ واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ خام روئی کا کمیشن اپنا کام جاری رکھے۔ مگر کارخانہ داروں کو انفرادی طور پر اپنی خاص ضروریات کو خود بخود پورا کرنے کی اجازت ہو۔ اور دیگر قسم کی روئی وہ کمیشن کی معرفت بھی خرید سکتے ہیں۔

تاہم کمیٹی نے زمانہ قبل از جنگ کے لورپول مارکیٹ کو دوبارہ کھولنے کو عملی اور مناسب اقدام قرار نہیں دیا۔ کیونکہ مصری اور امریکی اقسام کی روئی کی تجارت میں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (اسٹار)

شام کے سیاسی قیدیوں کی رہائی

دمشق ۳۰ اپریل۔ اعلان کیا گیا ہے کہ شامی ایوان نائبین کے ایک سابق صدر ڈاکٹر معروف الدوالیبی جنہیں فوجی انقلاب کے دوران میں قید کر دیا گیا تھا رہا کر دیئے گئے ہیں۔ سید نور خو ابار۔ سید شاکر العاصی سابق کارکن پارلیمنٹ۔ ذکریا کوٹو رگو وکیل اور راشد عیزی انجینئر کو بھی رہا کر دیا گیا ہے (اسٹار)